دہشت گردی: 2000ء کے اہم واقعات

امریکا کے ''آفس آف دی کوآرڈی نیٹر فار کاؤنٹر ٹیرر ازم'' کی رپورٹ سے اقتباسات

تلخیص و ترجمہ: رحمٰن ضیاء

ماضی کی طرح 2000ء میں بھی دہشت گردی بین الاقوامی امن کے لیے خطرہ بنی رہی۔ تاہم دہشت گردی کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی برادری کے مابین تعاون اور جدوجہد میں غیر معمولی اضافہ سامنے آیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ریاستی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی کم ہوئی، دہشت گرد گروہ اور ممالک بین الاقوامی طور پر تنہا ہوتے چلے گئے اور ان کی بڑی تعداد کو قانون کا سامنا کرنا پڑا۔ دنیا بھر میں دہشت گردوں کی سرگرمیاں روکنے کے لیے بین الاقوامی برادری کا تعاون اور عملی اقدامات خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں ''امریکی آفس آف دی کوآرڈی نیٹر فار کاؤنٹر ٹیرر ازم'' نے ہم خیال ممالک کے لیے درج ذیل چار بنیادی نکات پیش کیے ہیں:

دہشت گردوں کو کوئی رعایت نہیں دی جائے اور ان سے کوئی سودے بازی نہیں کی جائے۔

دہشت گردوں کو ان کے جرائم کی سزا کے لیے پیش کیا جائے۔

دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والی ریاستوں سے تعلق ختم کرکے ان پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ اپنا رویہ تبدیل کرلیں۔

ایسے ممالک کی انسدادی صلاحیتوں کو تقویت پہنچائی جائے جو انسدادِ دہشت گردی کے لیے امریکا کے ساتھ عملی اقدامات اٹھا رہے ہیں اور انہیں معاونت کی ضرورت ہے۔

کے خلاف تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ 2000ء میں 423 بین الاقوامی دہشت گردی کی کارروائیاں ہوئیں۔ 1999ء میں یہ تعداد 392 تھی۔ آٹھ فی صد اضافے کی بنیادی وجہ کولمبیا کی ملٹی نیشنل آئل پائپ لائن پر ہونے والے 152 حملے ہیں جن کے باعث لاطینی امریکا کے علاقے میں دہشت گردانہ کارروائیاں گزشتہ برس کے مقابلے میں 121 کے بجائے 193 درج کی گئیں۔ مغربی یورپ میں دہشت گردی میں نمایاں کمی آئی۔ 2000ء میں جرمنی، یونان اور اٹلی میں صرف تیس وارداتیں ہوئی جب کہ ترکی بالکل محفوظ رہا۔ گزشتہ برس ان علاقوں میں 85 وارداتیں ہوئی تھیں۔

2000ء میں 405 افراد دہشت گردی کی نذر ہوئے، زخمی ہونے والوں کی تعداد 791 تھی۔ گزشتہ برس 233 افراد ہلاک اور 706 زخمی ہوئے تھے۔ 2000ء میں امریکا مخالف حملے 1999ء میں ہونے والے 167 حملوں سے بڑھ کر دو سو ہوگئے تھے۔ ان حملوں میں 19 امریکی شہری مارے گئے۔ ان میں سترہ یمنی پورٹ آف عدن (12 اکتوبر) کی واردات کی نذر ہوئے تھے۔ دیگر دو امریکی، 2 مئی کی واردات اور چھ ستمبر کو ہونے والی وارداتوں میں ہلاک ہوئے، ان میں ایک فن کار کارکن اور دوسرا صحافی تھا۔

اس برس دسمبر میں 1998ء میں امریکی سفارت خانوں پر مشرقی افریقا میں ہونے والے حملوں کے حوالے سے نئی فردِ جرم سامنے آئی۔ نیویارک میں فیڈرل گرانڈ جیوری نے پانچ افراد سیف ال عدیل، محسن موسیٰ متوالی، احمد محمد حامد علی، انس ال لبی اور عبداللہ احمد عبداللہ کو نیروبی اور دارالسلام میں حملوں کا

مجاہدین اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو وسطی ایشیا، چیچنیا اور کشمیر میں جہاد کر رہے ہیں۔

2000ء کے دوران اقوام متحدہ کی پابندیوں اور بین الاقوامی دباؤ کے باوجود افغانستان نے اسامہ بن لادن کی میزبانی کا سلسلہ برقرار رکھا۔ امریکا نے طالبان پر واضح کردیا ہے کہ ان کی حدود میں اسامہ بن لادن کی ایما پر ہونے والے کسی بھی دہشت گردانہ حملے پر ذمے دار وہ قرار پائیں گے۔ اکتوبر میں عدن ہاربر، یمن میں بم دھماکے کی دہشت گردانہ کارروائی کے نتیجے میں سترہ امریکی ملاح ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ہرچند کے اسامہ بن لادن کی تنظیم کے خلاف دوٹوک ثبوت نہیں ملے لیکن یمنی حکام کے مطابق تحویل میں موجود چند مشتبہ افراد، افغان تربیتی کیمپوں کے تجربے کار ہیں۔ اگست میں بنگلہ دیشی حکام نے اس وقت کی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد پر حملے کے لیے نصب شدہ بم برآمد کیا۔ بنگلہ دیشی پولیس کے مطابق بم نصب کرنے والے دہشت گرد افغانستان کے تربیت یافتہ تھے۔

بھارت 2000ء میں مختلف بغاوتوں کے باعث خصوصاً کشمیر میں سیکیورٹی مسائل کا سامنا رہا، مارچ اور اپریل میں، لوگوں کا قتل عام لشکر طیبہ اور دیگر لڑاکا گروپوں سے منسوب گیا۔ بھارت کو اپنے شمال مغربی علاقوں میں مختلف علیحدگی پسند تحریکوں کے باعث پُرتشدد کارروائیوں کا سامنا رہا۔ بھارتی حکومت دہشت گردی کے خلاف امریکا سے تعاون رکھے ہوئے ہے۔ نومبر 1999ء میں امریکا بھارت کا مشترکہ کاؤنٹر ٹیرر ازم ورکنگ گروپ وجود میں آیا جس نے انسدادِ دہشت

یہ چار نکات بین الاقوامی تعاون اور اہم پیش رفت کی بنیاد ہیں۔ اسی بھرپور تعاون کے باعث بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خلاف اجتماعی سوچ نے عملی صورت اختیار کی اور دنیا کے مختلف حصوں میں مشترکہ کارروائیاں ممکن ہوئیں۔

امریکی حکام خصوصیت کے ساتھ اپنے ملک اور شہریوں کے خلاف ہونے والی دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے سرگرم عمل ہیں، اس ضمن میں ہم دنیا بھر پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور دہشت گردی کی سرگرمیوں کی ممکنہ تفصیل رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے مرتب کی گئی رپورٹوں میں مختلف سیاسی، سماجی، نسلی، مذہبی، قومی گروہوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا ذکر آتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس پورے گروہ کو دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے۔ دہشت گردان گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ایسے جنونی افراد اقلیت میں ہیں اور وہی رپورٹ کا موضوع ہیں۔

بین الاقوامی دہشت گردی سے کیا مراد ہے؟

دہشت گردی کی کوئی بھی تعریف عالمی سطح پر قبولیت نہیں رکھتی ہے۔ رپورٹ کے لیے امریکا کے کوڈ کی دفعہ2656 کے تحت دی گئی تعریف چُنی گئی ہے جس کے مطابق: دہشت گردی کی اصطلاح کا مطلب سب نیشنل گروپوں یا مخفی نمائندوں کا قصداً سیاسی محرکات کے تحت پُرامن رغیر مسلح اہداف کے خلاف پُرتشدد کارروائی ہے جو عام طور پر کسی فرد پر اثر انداز ہونے کے لیے کی جاتی ہے۔

بین الاقوامی دہشت گردی سے مراد اس میں ایک سے زیادہ ممالک کے شہریوں یا علاقوں کا ملوث ہونا ہے۔

دہشت گرد گروپ سے مراد ایسا گروپ ہے جو خود دہشت گردی کر رہا ہو یا ایسے اہم ذیلی گروپوں سے تعلق رکھتا ہو جو بین الاقوامی دہشت گردی میں مصروف ہوں۔

یہاں پُرامن رغیر مسلح افراد سے مراد عام شہریوں کے ساتھ وہ فوجی اہل کار بھی ہیں جو ایسے سانحے کے وقت غیر مسلح ہوں یا ڈیوٹی پر نہ ہوں۔ دہشت گردی یقیناً ایک سنگین مسئلہ ہے۔ دہشت گرد کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن ایسی کارروائی کرنے والے کوئی نہ کوئی جواز رکھتے ہیں۔ ان کی توجیہہ سے دوسرے فریق کا متفق ہونا ممکن ہی نہیں، تاہم عالمی سطح پر اثر و رسوخ رکھنے والی قوتیں دہشت گردی کے حوالے سے اپنا مخصوص نظریہ اور ہدف رکھتی ہیں اور ایک خصوصی ایجنڈے کے تحت عالمی سطح پر تعاون بڑھا کر دہشت گردی کا خاتمہ چاہتی ہیں۔ زیر نظر رپورٹ میں گزشتہ برسوں خصوصاً بیسویں صدی کے آخری برس (2000ء) کے حوالے سے دہشت گردی کی کارروائیوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق 2000ء میں دہشت گردی حسب دستور بین الاقوامی برادری کے لیے خطرے کا سبب بنی رہی۔ اس برس ہونے والی وارداتوں نے دنیا بھر میں دہشت گردی کے ذمّے دار قرار دیا۔ جس کے بعد ملزم قرار پانے والوں کی تعداد مجموعی طور پر 22 ہو گئی۔ 2000ء کے آخر میں ایک مشتبہ شخص نے حملوں میں ملوث ہونے کا اقرار کر لیا جب کہ پانچ دیگر عدالتی کارروائی کے لیے نیویارک میں زیر حراست، تین برطانیہ میں اور 13 مفرور تھے جن میں اسامہ بن لادن بھی شامل ہے۔

جنوری 2001ء میں نیویارک کے جنوبی ضلع کی فیڈرل کورٹ میں کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانے میں ہونے والے بم دھماکوں کے حوالے سے عدالتی سماعت کا آغاز ہوا۔ چار میں سے تین ملزم بیرون ملک سے امریکا لائے گئے تھے جب کہ ایک امریکا سے ہی گرفتار ہوا تھا۔

3 رمئی 2000ء کو دو لبنانی افراد کے خلاف سماعت کا آغاز نیدرلینڈ میں ہوا جن پر 1988ء میں پین ایم فلائٹ 103 کو نشانہ بنانے کا الزام تھا۔ سماعت کرنے والی اسکاٹش عدالت نے 31 رجنوری 2001ء کو فیصلہ سنایا۔ اس نے عبدالباسط المگراہی (Al-megrahi) کو 259 مسافروں، جہاز کے عملے اور لاکربی اسکاٹ لینڈ کے گیارہ باشندوں کی ہلاکت کا ذمّے دار قرار دیا۔ دوسرے ملزم الامین خلیفہ فاہمیہ کے بارے میں عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ ثبوت مطلوبہ معیار کے مطابق نہیں ہیں۔ عدالت کا یہ فیصلہ دہشت گردی کے مرتکب افراد پر گرفت اور سزایابی کی بین الاقوامی کوششوں کی کامیابی کی نمائندگی کرتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر دہشت گردی کے حوالے سے پائی جانے والی صورتِ حال یہ ہے:

جنوبی ایشیا

2000ء میں جنوبی ایشیا بہ دستور امریکا کے خلاف دہشت گردی کا مرکز رہا، اس بات کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔ دہشت گردی کا رجحان بہ تدریج مشرقِ وسطیٰ سے جنوبی ایشیا منتقل ہو رہا ہے۔ طالبان بہ دستور بین الاقوامی دہشت گردوں خصوصاً اسامہ بن لادن اور اس کے نیٹ ورک کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے طالبان کی حمایت میں اضافہ کیا ہے اور وہ بھارت کے زیر تسلط کشمیر میں حرکت المجاہدین جیسے لڑاکا گروہوں کی حمایت و مدد کر رہا ہے جن میں سے کچھ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ سری لنکا میں حکومت اور لبریشن ٹائیگرز اور تامل ایلام کے مابین سترہ برس سے تنازع ہے جس نے اس سال حکومت اور شہریوں کے خلاف دہشت گردانہ اقدامات اٹھائے۔

رپورٹ کے مطابق دنیا کے اسلامی انتہا پسندوں کے لیے افغانستان 2000ء کے دوران تربیت اور عالمی دہشت گردانہ کارروائیوں کا مرکز بنا رہا۔ وہ شمالی امریکا، یورپ، افریقا، مشرقِ وسطیٰ، وسطی، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے لوگوں کو تربیت، سہولیات فراہم کرتا رہا ہے۔ ان میں مختلف دہشت گرد گروپ، گردی کے ضمن میں باہمی تعاون میں اضافے کے لیے پیش رفت کی۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان کی فوجی حکومت نے کشمیر میں ہونے والی بغاوت اور کشمیری جنگجو گروپوں کی حمایت کا سابقہ تسلسل برقرار رکھا جس کے باعث یہ تنظیمیں پاکستان میں سرمایہ جمع کرنے اور نئی بھرتیوں کے مواقع رکھتی ہیں۔ ان میں سے کئی گروپ بھارت کے زیر تسلط کشمیر میں عام لوگوں پر حملوں کے ذمّے دار ہیں، ان میں سب سے بڑے گروپ لشکر طیبہ نے اپریل میں سری نگر میں بھارتی گیریژن میں خودکش کار بم حملے کی ذمّے داری قبول کی۔ اسی طرح پاکستان میں حکومت کی حوصلہ شکنی کے بغیر حرکت المجاہدین کام کر رہی ہے۔ جس کے اراکین نے دسمبر 1999ء میں ایک بھارتی طیارہ اغوا کیا اور اس کے عوض بھارتی جیل میں اپنے ایک رہنما مولانا مسعود اظہر کو رہا کرایا۔ مولانا مسعود اظہر نے بعد ازاں ایک الگ گروپ جیش محمد بنایا ہے جو کھلے عام امریکا کو دھمکیاں دے رہا ہے۔

2000ء میں سری لنکا میں بھی پُرتشدد کارروائیوں کا ز[illegible] رہا۔ دہشت گردوں نے دہشت گردی اور خودکش حملوں [illegible] ذریعے سو سے زیادہ افراد کو نشانہ بنایا۔ حکومت اور تامل ٹائیگ[illegible] کے مابین جنگ کی شدت پریشان کن رہی، تاہم نارو[illegible] حکومت نے اپنی کوششوں سے دسمبر میں متحارب گروپوں [illegible] مابین سیز فائر کے لیے ممکنہ اقدامات اٹھائے۔ ناروے کو ا[illegible] کوششوں پر سنہالی انتہا پسندوں کا سامنا کرنا پڑا۔

مشرقی ایشیا

2000ء میں جاپان نے انسدادِ دہشت گردی [illegible] اپنے سابقہ اقدامات پر عمل یقینی بنایا۔ جاپان نے نہ صرف دہشت گردوں کے خلاف قانونی کارروائی یقینی بنائی بلکہ جاپا[illegible] ریڈ آرمی سے تعلق رکھنے والے کئی دہشت گردوں کو اپنی تحویل میں لیا۔ اس برس مشرقی ایشیا کے کئی ممالک میں دہشت گر[illegible] کی وارداتیں ہوئیں۔ مثلاً برما کے باغیوں نے تھائی لینڈ [illegible] ایک اسپتال میں لوگوں کو یرغمال بنا لیا۔ تاہم حکام نے [illegible] حملہ کر کے یرغمالیوں کو بہ حفاظت آزاد کرا لیا۔ انڈونیشیا [illegible] مقامی اور بین الاقوامی دہشت گردی میں اضافہ سامنے آیا۔ [illegible] گروپوں نے غیر ملکی اہداف کو نشانہ بنایا۔ مشرقی تی مور [illegible] پروجکارتہ مسلح دستوں نے اقوام متحدہ کے اہل کاروں پر [illegible] حملے کیے۔ یہاں ستمبر میں ہونے والی ایک واردات میں تین [illegible] امدادی کارکن ہلاک ہوئے جن میں سے ایک کا تعلق امریکا سے [illegible] تھا۔ کمبوڈیا، لاؤس، ویت نام میں صورتِ حال قدرے بہتر [illegible] رہی، البتہ حکومت مخالف گروہوں نے غیر ملکی دہشت گردوں [illegible] کے تعاون سے مختلف مقامات پر بم دھماکے کیے، جن میں کچھ [illegible] غیر ملکی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بیش تر لوگ سیاح تھے۔ اپر[illegible] میں فلپائن میں ابوسیاف گروپ نے 121 افراد کو اغوا کیا ج[illegible]

میں دس غیر ملکی سیاح تھے۔ اس ماہ منیلا میں ہونے والے امن مذاکرات ناکام ہونے کے بعد مورو اسلامک لبریشن فرنٹ نے جنوبی فلپائن میں سرکاری اور شہری مقامات پر حملے کیے۔ دیگر گروپوں میں کمیونسٹ پارٹی فلپائن کی نیو پیپلز آرمی اور ابلکس بونکائیو بریگیڈ مسلح حملوں میں نمایاں رہے۔

لاطینی امریکا

2000ء میں لاطینی امریکا میں گزشتہ برس کی بہ نسبت دہشت گردی کی زیادہ وارداتیں (121 کے مقابلے میں 193) ہوئیں۔ یہاں بائیں بازو کے گوریلا گروہوں نے اغوا کی وارداتیں کیں اور شہری انفرا اسٹرکچر کو نشانہ بنایا۔ دائیں بازو کے نیم فوجی دستوں نے عوامی نمائندوں کو اغوا اور سیاست دانوں کو قتل کیا۔ ایکواڈور میں منظم جرائم پیشہ عناصر نے دہشت پسندوں اور گروپوں سے امکانی روابط کے ساتھ نہ صرف دس آئل ورکروں کو اغوا کیا بلکہ آئل پائپ لائن پر اس بم دھماکے کی ذمے داری بھی قبول کی جس کے نتیجے میں دس شہری ہلاک ہوئے۔ ارجنٹائن، برازیل اور یوراگوئے کے سہ جہتی سرحدی علاقے میں انتہا پسند مذہبی گروپ کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اب تر صورتِ حال کے باوجود پیرو میں دہشت گردی کی وارداتوں میں کمی رہی، حالاں کہ یہاں صدر فیوجی موری نے

کے عوض 80 ملین امریکی ڈالر طلب کیے، دو افراد ان کی قید سے فرار ہو گئے تھے۔ یہ دہشت گرد کون ہیں؟ یہ بات حل طلب ہے، تاہم انہوں نے جنوری 2001ء میں ایک امریکی باشندے کو ہلاک کر دیا جب کہ طویل مذاکرات کے بعد بقیہ کی رہائی یکم مارچ 2001ء کو ممکن ہوئی۔

2000ء میں پیرو میں بین الاقوامی دہشت گردی کی کوئی واردات نہیں ہوئی، البتہ یہاں کی عدالتوں نے مقامی طور پر دہشت گردی کرنے والے کے خلاف سخت کارروائیاں کیں۔ ایسے 30 افراد کو عمر قید اور 25 افراد کو بیس تا تیس برس قید کی سزا سنائی گئی۔ یہاں سال بھر دہشت گردی اور دہشت گردوں سے کسی بھی نوع کا تعاون کرنے والوں کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں۔ ان کارروائیوں کا ہدف بننے والوں میں وہ سرکاری حکام اور فوجی آفیسران بھی شامل ہیں جنہوں نے دہشت گردوں کو اسلحہ فروخت کیا۔

2000ء ارجنٹینا، برازیل اور یوراگوئے کی مشترکہ سرحدی علاقہ لاطینی امریکا کے مسلح انتہا پسندوں کا مرکز رہا لیکن ان تینوں ممالک میں کوئی بین الاقوامی نوعیت کی واردات نہیں ہوئی۔ ان ممالک کی حکومتیں مجرمانہ کارروائیوں کے خلاف اپنی سی کوششیں کر رہی ہیں لیکن بین الاقوامی دہشت گرد گروپوں سے مقامی مجرموں کے روابط، سرحدی صورت حال، اور بدعنوانی

1977ء کے یورپین کنونشن پر عمل کرنے سے بھی انکار جاری رکھا۔ فروری میں بیلجیم حکام نے عمر قید پانے والے دو ایسے مجرموں کو چودہ برس قید کاٹنے کے بعد رہا کر دیا۔ جو 85-1984ء میں امریکا، ناٹو اور بیلجیم مفادات کے خلاف بم دھماکوں میں ملوث تھے۔ بیلجیم نے ابھی تک دہشت گردوں کی مالی امداد کے انسداد کے عالمی کنونشن پر دستخط نہیں کیے ہیں۔

2000ء میں فرانس نے دہشت گردی کے خلاف اپنا روایتی سخت موقف برقرار رکھا۔ جنوری میں فرانس نے اسپین میں ای ٹی اے کی دہشت گردی کے از سر نو شروع ہونے پر سخت کارروائی کی۔ اس نے گروپ کے مختلف ارکان کو گرفتار کرنے کے علاوہ فرانس سے ان کی نقل و حمل اور فراہمی کا سلسلہ بھی ختم کر دیا۔ سال کے آخر تک ای ٹی اے نے 23 افراد ہلاک کر دیئے تھے، فرانس نے عدالتی کارروائی کے بعد متعدد ای ٹی اے اراکین کو سزائیں سنائیں۔ عدالت نے ڈینیل ڈرگوئے (Daniel Derguy) نامی شخص کو اکتوبر میں دس برس قید کی سزا دی جس کے بارے میں یہ باور کیا جاتا ہے کہ وہی ای ٹی اے کا سربراہ ہے۔ اس دوران یہ میں مختلف مواقعوں پر فرانسیسی عدالتوں نے دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث متعدد لوگوں کو سزائیں سنائیں۔ انسدادِ دہشت گردی کی فرانسیسی کوششیں سفارتی محاذ پر کم زور پڑ جاتی ہیں جہاں اسے جی ایٹ کے مفادات کا سامنا ہے، اس کے ساتھ ہی فرانس کی پریذیڈنسی، امریکی یورپی انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے کم تر فعال ہے۔

2000ء میں دائیں بازو کے انتہا پسندوں کی غیر ملکیوں کے خلاف سرگرمیوں کے باعث پُرتشدد واقعات میں اضافہ رہا۔ اس ضمن میں حالات سدھارنے کے لیے سرکاری سطح پر اقدامات اٹھائے گئے۔ مختلف وارداتوں میں ملوث افراد کو سزائیں سنائی گئیں۔ جرمنی

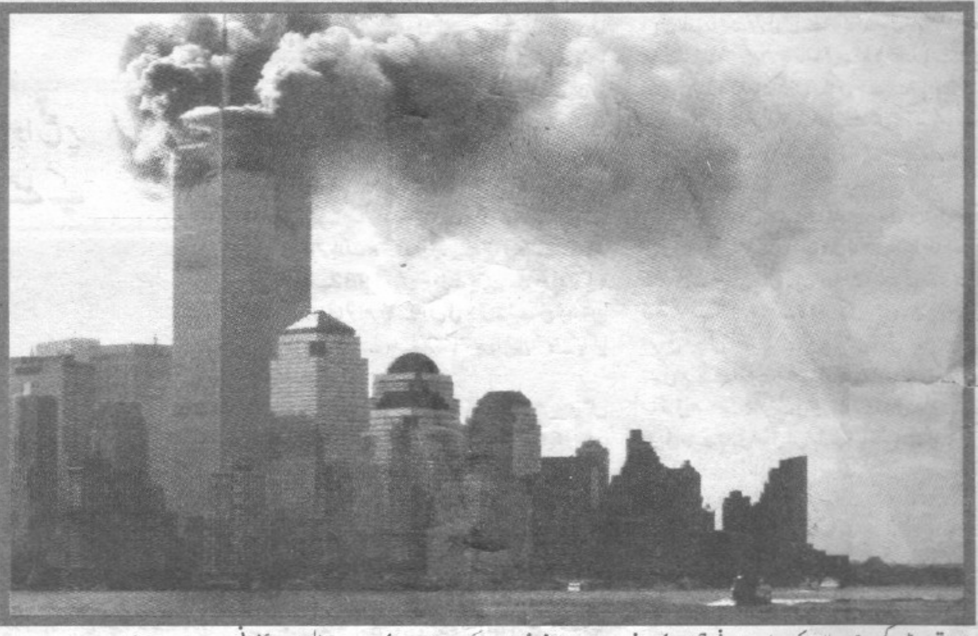

اٹلی سے انسدادِ دہشت گردی کے لیے تعاون کے معاہدے کیے۔ اس دوران آذربائیجان اور جارجیا نے دوسرے ممالک کے تعاون سے مختلف اقدامات اٹھائے۔ آذربائیجان اور روس سے جون میں اسلحہ کی ترسیل روکنے کے لیے ایک معاہدے پر دستخط کیے۔

مشرق وسطیٰ

2000ء میں مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے دہشت گرد گروپوں اور ان کی سرپرست ریاستوں نے دہشت گردی کی تربیت، منصوبہ بندی اور دہشت گردانہ کارروائیوں کے لیے اقدامات کا تسلسل رکھا۔ سال کے آخری چند ماہ میں اس علاقے میں پُرتشدد واقعات اور دہشت گردی میں نمایاں اضافہ ہوا خصوصاً اسرائیل اور اس کے زیر تسلط علاقوں میں سال کے آخر میں ہنگامہ آرائی، فلسطینی اور اسرائیلی حکام کے مابین مذاکرات اور انسدادی اقدامات میں تعطل کے باعث بڑھی۔ اسرائیل کے فلسطینی تشدد نے اسرائیل اور امریکا کے خلاف غم و غصے میں اضافہ کیا۔ مشرق وسطیٰ میں اس کے لیے متعدد مظاہرے ہوئے جن میں کچھ پُرتشدد تھے۔ فلسطینی دہشت گرد گروپوں نے ایران اور لبنانی حزب اللہ کے تعاون سے فلسطین اور خطے میں اسرائیل کے خلاف جذبات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسرائیل کے خلاف حملوں میں اضافہ کر دیا، ایسے ہی گروپوں نے اس خطے میں ناسازگار فضاء پروان چڑھائی ہے جب کہ مظاہروں پر قابو کے لیے غیر مناسب قوت کا استعمال بھی منفی اثرات سامنے لا رہا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس علاقے میں ہونے والی دہشت گردی کی کچھ وارداتوں کے پس پردہ مختلف جہادی قوتیں کارفرما ہیں جو دہشت گردوں کو تربیت اور سرمایہ فراہم کر رہی ہیں۔ 2000ء میں مصر میں دہشت گردی کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی، تاہم مصری حکام نے دہشت گردی کے خلاف اقدامات جاری رکھے۔ 2000ء میں قاہرہ میں متعدد دہشت گردوں کو عدالتی کارروائی کے بعد سزائیں سنائی گئیں۔ مصر نے اس برس نہ صرف انسدادِ دہشت گردی کے بین الاقوامی کنونشن پر دستخط کیے بلکہ مصر میں مقیم امریکی شہریوں کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات بھی اٹھائے۔ 2000ء میں اردن اور کویت نے انسدادی کارروائیاں کیں جب کہ لبنان کی حکومت ملک کے مختلف حصوں میں تشدد اور دہشت گردی پر قابو پانے میں ناکام رہی۔ یہاں مختلف دہشت گرد اور تنظیمیں بے خوف و خطر کام کرتی رہیں۔

2000ء میں سعودی عرب میں امریکی فوجی حکام اور شہری اہل کاروں کے خلاف مختلف خطرات کی اطلاعات ملیں لیکن کوئی مصدقہ دہشت گردی نہیں ہوئی۔ سعودی حکومت

ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی

ریاستی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی امریکی توجہ کا خاص مرکز ہے۔ امریکی پالیسی یہ ہے کہ اس نوع کی سرپرستی کرنے والی ریاستوں پر دباؤ ڈال کر انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ دہشت گردی اپنانے سے باز رہیں۔ دہشت گردوں کی حمایت چھوڑ دیں اور ان کے گزشتہ جرائم پر انہیں عدالت میں پیش کریں۔ امریکا کے نزدیک دہشت گردوں کو پناہ دینے والے، انہیں تحفظ فراہم کرنے والے بھی قابل احتساب ہیں۔ بین الاقوامی دہشت گردوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ زیادہ عرصے تک پناہ گاہوں میں نہیں رہ سکیں گے اور انہیں اپنے کیے ہوئے جرائم کا حساب دینا ہوگا۔

امریکا نے اس ضمن میں دنیا بھر میں ٹھوس اقدامات پر زور دیا ہے اور دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والی ریاستوں کو سرپرستی نہ کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے مائل کیا ہے۔ امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ کی فہرست کے مطابق ایران، عراق، شام، لیبیا، کیوبا، شمالی کوریا اور سوڈان ایسے ممالک ہیں جو بین الاقوامی دہشت گردی کی سرپرستی کرتے ہیں اور ایران اس اعتبار سے 2000ء میں نمایاں رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران مختلف دہشت گرد گروپوں کو جن میں لبنانی حزب اللہ، حماس اور فلسطینی اسلامک جہاد شامل ہیں بھرپور مدد دیتا رہا ہے جو مشرق وسطیٰ میں امن کی بحالی کے اقدامات پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ عراق پر فلسطین گروپوں اور شام پر مختلف دہشت گرد گروپوں کو پناہ اور امداد دینے کا الزام ہے، کیوبا، امریکی مفروروں کو پناہ فراہم کرتا ہے اس کے لاطینی امریکا کے باغیوں سے بھی روابط ہیں۔ شمالی کوریا کے دہشت گرد گروپوں سے رابطے ہیں جب کہ سوڈان مختلف تنظیموں کے لیے محفوظ ترین جگہ ہے، تاہم سوڈان 2000ء کے وسط سے انسدادِ دہشت گردی کے لیے امریکا سے مذاکرات میں مصروف ہے۔

ماضی کے مقابلے میں دہشت گردی کی ریاستی سرپرستی میں نمایاں کمی آئی ہے لیکن ضروری ہے کہ تمام ممالک دہشت گردی کے خلاف پوری طرح فعال ہوں اور انہیں ذرا بھی برداشت نہ کریں، دہشت گرد ان ہی ممالک میں پناہ لیتے ہیں جہاں وہ قانون کی حکم رانی سے بچ سکیں، بغیر کسی اندیشے کے اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ امریکا مسلسل ایسے ممالک پر نظر رکھے ہوئے ہے جن پر دہشت گردی کی سرپرستی کا شبہ پایا جاتا ہے۔ اگر اسے مسلسل اطلاع ملے کہ کوئی ملک بین الاقوامی دہشت گردی میں مدد فراہم کر رہا ہے تو وہ اس ملک کا نام اپنی فہرست میں درج کر لیتا ہے۔

وارداتوں میں کمی رہی، حالاں کہ یہاں صدر فیوجی موری نے اچانک استعفیٰ دے دیا تھا۔

کولمبیا میں امن مذاکرات کے باوجود دو بڑے گوریلا گروپوں، ایف اے آر سی اور ای ایل این نے بین الاقوامی دہشت گردی جاری رکھتے ہوئے امریکی اور دیگر غیر ملکی شہریوں کو اغوا کرنے کے ساتھ ملک بھر کے تاجروں اور دولت مندوں سے تاوان حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس برس ایک خاص بات یہ ہوئی کہ امریکی کول فرم Drummond نے کھل کر ایف اے آر سی کو سالانہ لاکھوں ڈالر دینے سے انکار کردیا۔ جو اس نے بہ طور ٹیکس ایک ملین امریکی ڈالر سے زائد [...]ت کے اثاثے رکھنے والے اداروں پر عائد کیے تھے۔ ایف [...]ے آر سی کے جوابی اقدامات کے باعث ڈرمونڈ نے ریاستی ملکیت کی کول کمپنی کی بولی میں حصہ نہیں لیا۔ اس برس کولمبیا کی دوسری سب سے بڑی خام تیل کی پائپ لائن کانولیمون (Canolimon) پر 152 دفعہ حملے ہوئے، جس کا الزام فوج نے ای ایل این پر عائد کیا۔ ان حملوں کے باعث اگست اور ستمبر میں تیل کی برآمدات بند رہیں۔ اکتوبر میں کولمبیا کی پولیس نے پانچ برس کے ایک امریکی بچے کو برآمد کیا جسے ایف اے آر سی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اغوا کیا تھا۔ 2000ء میں ایف اے آر سی اور ای ایل این نے بین الاقوامی نمائندوں کے ذریعے علاقائی کانفرنسوں اور اجلاسوں میں اپنی رسائی رکھی۔ یہ گروپ اپنی طاقت کے اظہار کے لیے سیکیورٹی فورسز اور سرکاری اختیارات رکھنے والوں کو بھی نشانہ بناتے رہے۔ مجموعی طور پر 2000ء میں دونوں گروپوں نے اپنی طاقت اور رسائی کے اظہار کے لیے بھرپور کارروائیاں کیں۔ حکومت سے مذاکرات کرنے اور اپنی شرائط منوانے کے لیے اہم قومی رہنماؤں کا اغوا بھی ان میں شامل ہے۔

ایکوا ڈور میں 12/ اکتوبر 2000ء کو منظم جرائم پیشہ گروپوں نے، جو دہشت پسند گروپوں سے روابط کے واضح امکانات رکھتے ہیں، ایوی ایشن اور آئل کمپنی کے دس کارکنوں کو اغوا کرلیا۔ شمالی کیٹون میں ہونے والی اس واردات میں پانچ امریکی، دو فرانسیسی، ایک چلی، ایک ارجنٹائن اور ایک نیوزی لینڈ کا باشندہ اغوا ہوا۔ اغوا کرنے والوں نے اس کے علاوہ دسمبر میں ٹرانس ایکواڈورین آئل پائپ لائن پر بم دھماکے کرنے کی ذمے داری بھی قبول کی جن میں سے ایک میں سات افراد ہلاک ہوئے۔ سال کے آخر میں دہشت گردوں نے آٹھ یرغمالیوں

سے مقامی مجرموں کے روابط، سرحدی صورتِ حال اور بدعنوانی ان کے آڑے آرہی ہے۔ یہ ممالک ماضی میں ہونے والی دہشت گردی کے سلسلے میں تحقیق و تفتیش کررہے ہیں، مشتبہ افراد کی گرفتاریاں بھی ان کا ہدف ہیں۔

یورپ

2000ء میں مغربی یورپ میں بین الاقوامی دہشت گردی میں نمایاں کمی آئی۔ اس دوران متعدد یورپی ممالک نے دہشت گردی کے خلاف عملی اقدامات، قانون سازی اور پیش رفت کے لیے مثبت اقدامات اٹھائے اور اس ضمن میں ایک انٹرنیشنل کنونشن پر دستخط کیے۔ اس خطے میں مختلف مواقعوں پر انسدادِ دہشت گردی کی کارروائیوں میں باہمی تعاون سامنے آیا۔ مثلاً ایتھنز میں برطانوی ڈیفنس اتاشی پر ہونے والے قاتلانہ حملے کے بعد امریکا، برطانیہ اور یونان کا باہمی تعاون، اٹلی اور یونان کے مابین مشترکہ عدالتی کارروائیوں کے لیے معاہدہ، یونان نے سترہ نومبر برطانوی اتاشی کے دہشت گردوں کا نشانہ بننے کے بعد متواتر سخت اقدام اٹھائے جب کہ ایتھنز نے گزشتہ چوتھائی صدی میں مختلف گروپوں کا نشانہ بننے والے افراد کی ہلاکت پر کوئی گرفتاری نہیں کی۔ فرانس اور ترکی نے باہمی تعاون سے دہشت گردی کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات اٹھائے۔ جنوب مشرقی یورپ میں 1999ء سے البانوی نسل پرست سرکاری افواج پر مسلح حملے کررہے ہیں۔ ان میں پی ایم بی ایل اے اور این ایل اے ایسے گروہ ہیں جن کے ارکان 1998-99ء میں کوسوو لبریشن آرمی کے ساتھ لڑ چکے ہیں اور یہ سرمائے اور ہتھیاروں کے لیے اپنے پرانے تعلقات بروئے کار لاتے ہیں۔ یہ گروپ مختلف مواقعوں پر شہری مراکز پر حملے کرچکے ہیں۔

آسٹریا نے جرائم اور دہشت گردی کے انسداد کے لیے امریکا سے روابط میں اضافہ کیا ہے اس کے ساتھ ہی یہاں پولیس اختیارات میں اضافے کے لیے قانون سازی عمل میں آئی ہے۔

آسٹریا نے 1995ء سے قائم کردستان ورکرز پارٹی (پی کے کے) کے دفاتر (ویانا) قائم رکھنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ حکام کے اندازے کے مطابق آسٹریا میں پی کے کے، کے چار سو جنگجو اور چار ہزار ہمدرد مقیم ہیں۔

2000ء میں بیلجیئم نے اسپین اور ترکی کے مطلوبہ افراد ان کے حوالے کرنے سے انکار کردیا، علاوہ ازیں اس نے

سزائیں سنائی گئیں۔ جرمنی نے دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے نمایاں طور پر امریکا سے تعاون جاری رکھا۔ جرمن حکام نے 1998ء میں مشرقی افریقا میں امریکی سفارت خانے پر بم دھماکے کے ایک مشتبہ شخص کو امریکا کے حوالے بھی کیا۔

2000ء میں برطانیہ نے دہشت گردی کے خلاف قانون سازی کے عمل میں پیش رفت کی اور اقوام عالم خصوصاً امریکا سے اپنے تعاون کو جاری رکھا۔ گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی برطانوی حکام کی توجہ شمالی آئرلینڈ کے ری پبلکن اور لائلسٹ گروپوں پر رہی۔ برطانیہ نے شمالی آئرلینڈ کے دہشت گردوں کے خلاف سخت کارروائیاں کیں، تاہم برطانوی اخباری اطلاعات کے مطابق اس علاقے میں دہشت گردوں کا نشانہ بننے والے افراد (18) گزشتہ برس (7) افراد سے زیادہ رہے، اس برس ستمبر میں برطانوی خارجہ انٹیلی جینس سروس کے ہیڈ کوارٹر پر راکٹ سے حملہ بھی ہوا جس میں معمولی سا نقصان ہوا۔ برطانیہ اور امریکا بہ دستور ماضی میں ہونے والے دہشت گروپوں کے خلاف مجموعی اور مشترکہ اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ برطانوی اہل کار مختلف ممالک سے مل کر بین الاقوامی نوعیت کی وارداتوں کی تفتیش کررہے ہیں۔

یوریشیا

2000ء میں یوریشیا میں دہشت گردی کی کوئی بڑی واردات نہیں ہوئی لیکن سابق سوویت یونین کی ریاستوں نے دہشت گردی کے انسداد کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ روس، چین اور امریکا دہشت گردی پر قابو کی علاقائی کوششوں میں ساتھ ساتھ رہے۔ روسی حکام نے انسدادِ دہشت گردی کے لیے ٹھوس اقدام پر کوششیں جاری رکھیں۔ شنگھائی فورم میں جولائی میں کرغیزستان، قازقستان، تاجکستان، روس اور چین نے مشترکہ طور پر نیز ازبکستان میں ہونے والی دہشت گردی، بغاوتوں اور اسلامی انتہا پسندوں کے خلاف تعاون پر غور کیا۔ ان پانچوں ممالک نے جون میں یو ایس ڈیپارٹمنٹ آف اسٹیٹ کے زیرِ اہتمام ہونے والی سینٹرل ایشین کاؤنٹر ٹیررازم میں بھی شرکت کی۔ کانفرنس میں روس، مصر اور اسپین کے نمائندے بھی شریک ہوئے جب کہ برطانیہ، ترکی، چین اور او ایس سی ای نے اپنے مبصرین بھیجے۔ وسطی ایشیا کی مختلف ریاستوں نے انسدادِ دہشت گردی کے معاہدوں پر اتفاق کیا۔ ازبکستان نے مئی میں بھارت سے ایک ایسا ہی معاہدہ کیا۔ قازقستان اور کرغیزستان نے جون میں چین سے، ازبکستان نے نومبر میں ترکی، چین اور

ائی گئیں۔ جرمنی
لور پر امریکا سے
میں مشرقی افریقا
یک مشتبہ شخص کو

ردی کے خلاف
قوام عالم خصوصاً
س کی طرح اس
کے ری پبلکن اور
لینڈ کے دہشت
تاہم برطانوی
ہشت گردوں کا
افراد سے زیادہ
نس سروس کے
مولی سا نقصان
نے والے دہشت
اٹھا رہے ہیں۔
قوامی نوعیت کی

ی کی کوئی بڑی
ں ریاستوں نے
ں جاری رکھیں۔
لاقائی کوششوں
شت گردی کے
گھائی فورم میں
، روس اور چین
دہشت گردی،
ن پر غور کیا۔ ان
ٹ آف اسٹیٹ
یررازم میں بھی
کے نمائندے بھی
ایس سی ای نے
توں نے انسدادِ
ان نے مئی میں
ں اور کرغیزستان
ں ترکی، چین اور

شہری اہل کاروں کے خلاف مختلف خطرات کی اطلاعات ملیں لیکن کوئی مصدقہ دہشت گردی نہیں ہوئی۔ سعودی حکومت دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کے اپنے موقف پر اٹل ہے اور اس ضمن میں مختلف اقدامات اٹھا رہی ہے، تاہم اس بات پر اصرار کیا جاتا ہے کہ کچھ بین الاقوامی دہشت گرد سعودی عرب کے شہریوں اور اداروں سے سرمایہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ 2000ء میں یمن میں دھماکا خیز مادّے لے جانے والی ایک بوٹ تباہ ہوگئی جس میں سترہ امریکی بحری اہل کار ہلاک اور 39 زخمی ہوئے۔ تین مختلف گروپوں نے اس تباہی کی ذمّے داری قبول کی ہے۔

افریقا

2000ء میں افریقا میں غیر ملکیوں اور ان کے مفادات کے خلاف حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ بیش تر حملوں کا سبب اندرونی بے اطمینانی اور جھگڑے تھے کچھ مخالف گروپوں نے اپنے سیاسی، سماجی یا مالی فوائد کے لیے دہشت گردی کی کارروائیاں کیں۔ بین الاقوامی دہشت گرد تنظیموں نے سال بھر افریقا میں خوف و ہراس پھیلائے رکھا، انگولا خانہ جنگی کا شکار رہا جس کے اثرات نمیبیا پر بھی شدت سے پڑے۔ گنی کو بھی سیرالیون کی مبارزت کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ نائیجر اور نائجیریا میں ہنگامہ آرائی، تاوان کے لیے غیر ملکیوں کو اغوا کی وارداتیں ہوئیں، نائجیریا میں اپریل اور جولائی کے درمیان 300 افراد کو اغوا کیا گیا جن میں 54 غیر ملکی تھے۔ اغوا ہونے والوں کو کسی نقصان کے بغیر رہا کرالیا گیا۔ سیرالیون میں غیر ملکیوں کے خلاف غیر معمولی دہشت گردی ہوئی۔ یہاں امن رضا کاروں، غیر ملکی صحافیوں اور فلاحی کارکنوں کو بھی اغوا کیا گیا۔ مئی میں آر یو ایف کے مسلح افراد نے اقوام متحدہ کے امن دستوں پر شدید ترین حملہ کر کے پانچ افراد کو ہلاک اور 500 کو یرغمال بنالیا۔ باور کیا جاتا ہے کہ آر یو ایف اقوام متحدہ کے ایک ہیلی کاپٹر کی تباہی اور دو غیر ملکی صحافیوں کے قتل میں بھی ملوث تھی۔ صومالیہ میں 30 مارچ کو ایک نامعلوم شخص نے ایک امریکی طیارے پر فائرنگ کی جس سے معمولی نقصان ہوا تاہم کسی گروپ نے اس کی ذمّے داری قبول نہیں کی۔ جنوبی افریقا میں بھی سال بھر کے دوران بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات جاری رہے۔ ان حملوں میں افریقی حکام، عوامی مراکز، ایسے ہوٹلز اور نائٹ کلبوں کو نشانہ بنایا گیا جن کا تعلق مغربی ممالک سے ہے۔ کیپ ٹاؤن میں دھماکوں کے لیے دہشت گردوں نے انتہائی جدید تیکنیک استعمال کی۔

دہشت گردی میں مدد فراہم کررہا ہے تو وہ اس ملک کا نام اپنی فہرست میں درج کرلیتا ہے۔

امریکا کے نزدیک جنوبی ایشیا میں پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو کشمیر کے مسلح گروپوں اور طالبان کی مدد کررہا ہے جو دنیا کے مختلف حصّوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا حامی اور معاون ہیں۔ امریکا کو لبنان میں مقیم مختلف گروپوں کے حوالے سے بھی تشویش ہے، تاہم لبنان نے ایسے کچھ گروپوں کے خلاف اقدامات اٹھائے ہیں لیکن دوسری طرف وہ ماضی میں امریکی شہریوں اور ملکیتوں کے خلاف دہشت گردی کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی سے بھی بھی گریزاں ہے۔

2000ء کیوبا بھی مختلف دہشت گردوں اور امریکی مجرموں کو پناہ فراہم کرتا رہا ہے۔ عراق پر بھی بین الاقوامی دہشت گردی کی مختلف وارداتوں کی سرپرستی اور منصوبہ بندی کا الزام ہے۔ لیبیا نے بعض اقدامات سے اپنا تاثر اچھا بنانے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ماضی کی کئی وارداتوں کے حوالے سے بہ دستور مشتبہ ہے۔ ڈیموکریٹک پیپلز ری پبلک آف کوریا نے مذاکرات کے تین مراحل کے بعد دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی پابندیوں کی حمایت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے، تاہم وہ اب بھی جاپانی کمیونسٹ لیگ ریڈ آرمی کے لوگوں کے لیے محفوظ جگہ ہے، جنھوں نے 1970ء میں ایک جاپانی طیارہ اغوا کیا تھا۔ اس بات کے شواہد بھی ملے ہیں کہ کوریا مختلف دہشت گرد گروہوں کو براہِ راست یا غیر راست طور پر ہتھیار فروخت کرتا رہا ہے۔ فلپائنی حکام کا کہنا ہے کہ مورو اسلامک لبریشن فرنٹ نے ہتھیار کوریا سے خریدے ہیں۔ سوڈان نے 2000ء کے وسط میں امریکی ترجیحات کے مطابق انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے مذاکرات کیے۔ اس کے کچھ مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ سال کے آخر میں سوڈان نے بارہ بین الاقوامی کنونشنز پر دستخط بھی کیے اور انسدادِ دہشت گردی کے لیے مختلف ٹھوس اقدام اٹھائے۔ تاہم خرطوم اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1044، 1054 اور 1070 (1996ء) کی مکمل تعمیل نہیں کررہا ہے۔

شام بہ دستور مختلف دہشت گرد گروپوں کو سہولیات فراہم کررہا ہے۔ مارچ میں شام کی حکومت نے حماس کو دمشق میں اپنا صدر دفتر کھولنے کی اجازت دے دی تھی، تاہم یہ صورت عارضی ہے کیوں کہ حماس اپنا صدر دفتر اردن میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ شام نے دہشت گردی کے خلاف اقدامات کے اور بھی وعدے کیے ہیں۔ لیکن عملی طور پر صورت برعکس بھی ہے۔ دمشق، اب بھی دہشت گردوں کو مختلف سہولتوں کی فراہمی کا ذریعہ ہے۔